صدر العلماء
علّامہ تحسین رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
حیات وخدمات
بقلم : ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
www.facebook.com/darahlesunnat

صدر العلماء حضرت علّامہ
مفتی تحسین رضا خاں قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ...حیات وخدمات

پیشکش

ادارۂ اہل سنّت

بقلم

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

صدر العلماء حضرت علّامہ

مفتی تحسین رضا خاں قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ... حیات و خدمات

بقلم: محمد اسلم رضا میمن تحسینی

علماء وارثِ انبیاء ہیں، ان کا وجودِ مسعود مُعاشرے میں خیر، برکت اور رَحمت کا سبب ہے، ان کی صحبت ہر سنجیدہ اور ذی شُعور کے لیے عزّت وافتخار کا باعث ہے، یہ حضرات ہمارے عقائد واعمال کے مُحافظ ہیں، جس طرح ان کی رَفاقت دین ودنیا کی بہتری اور بھلائیوں کا ذریعہ ہے، اسی طرح ان کی رِحلت بھی کسی بڑے سانحہ سے کم نہیں ہوتی؛ یہی وجہ ہے کہ ایک عالمِ دین کی موت کو ایک جہاں کی مَوت قرار دیا گیا، موجودہ دَور میں علمائے دین کی وفات کے واقعات میں بڑی تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے، جس کے باعث اس کرۂ ارض پر اہلِ علم حضرات کا فقدان ہو رہا ہے، ایسی ہی نابغۂ روزگار ہستیوں میں ایک بہت بڑا نام صدر العلماء، مظہرِ مفتیِ اعظم ہند، استاذ الاساتذہ، حضرت علّامہ مفتی تحسین رضا خاں قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک جامع معقول ومنقول، متصلّب سُنّی عالم، اور عَبقری مُدرِّس ومفتی تھے، اصول وفُروع کے جملہ مسائل میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سیّدی امام اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مسلکِ حق اہل سنّت وجماعت پر سختی سے کاربند تھے، آپ کا شمار برصغیر پاک وہند کے صفِ اوّل کے علماء میں ہوتا ہے۔

نام ونسب:

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا اسم گرامی اور سلسلۂ نسب کچھ یوں ہے: مفتی محمد تحسین رضا خاں، بن حسنین رضا خاں، بن حسن رضا خاں، بن نقی علی خاں، بن رضا علی خاں قادری رحمۃ اللہ علیہم[1]۔

امام اہلِ سنّت سے صدر العلماء کا رشتہ:

حضرت صدر العلماء رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ امام اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے بھائی، استاذِ زَمَن، حضرت مولانا حسن رضا خاں رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے پوتے ہیں، اس رشتے سے امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، حضرت مفتی تحسین رضا خاں رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے دادا ہیں۔

اَلقاب:

علماء، مشایخ اور دانشورانِ قوم وملّت نے آپ کے علمی مقام ومرتبہ کا اعتراف کرتے ہوئے، آپ کو مختلف اَلقاب سے یاد کیا، ان میں چند اَلقاب حسب ذیل ہیں: (۱) صدر العلماء، (۲) بقیۃ السلَف، (۳) عُمدۃ الخلَف، (۴) خیر الاَذکیاء، (۵) زُبدۃ الاتقیاء، (۶) مظہرِ مفتیٔ اعظم، (۷) پیکرِ علم وعمل، (۸) شیخ الحدیث، (۹) محدّثِ بریلی، (۱۰) استاذُ الاساتذہ، (۱۱) تحسینِ ملّت۔

ولادت:

حضور صدر العلماء ۱۴ شعبان المعظم ۱۳۴۸ھ مطابق ۱۹۳۰ء بریلی شریف کے مشہور محلّہ سَوداگران میں پیدا ہوئے[2]۔

---

(۱) "حیات صدر العلماء" ص۱۷۔

(۲) "سالنامہ تجلّیات رضا" صدر العلماء محدّث بریلی نمبر، صدر العلماء کے والد ماجد، ص۷۷۔

تعلیم و تربیت:

حضور صدر العلماء مفتی تحسین رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خانوادۂ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چشم و چراغ ہیں؛ لہٰذا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیم و تربیت بھی بہت اچھے اور صالح ماحول میں ہوئی، علمی گھرانے سے تعلق ہونے کے سبب، حصولِ علم کا ذَوق و شَوق ہونا بھی ایک فطری اَمر تھا، اپنے اس شَوق کی تکمیل کی غرض سے آپ نے ابتدائی تعلیم مقامی مدرسہ میں حاصل کی، عربی، فارسی اور مزید دینی تعلیم کے لیے "دار العلوم منظرِ اسلام" اور "دار العلوم مظہرِ اسلام" بریلی شریف میں زیرِ تعلیم رہے، تقسیمِ ہند کے بعد جب آپ کے عزیز تر استاد محترم، حضور محدِّثِ اعظم پاکستان، مولانا سردار احمد صاحب رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پاکستان ہجرت فرمائی، تو حضور صدر العلماء بھی اپنی اُدھوری تعلیم مکمل کرنے کی غرض سے، محدِّثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیچھے پاکستان تشریف لے آئے، اور ان کی قائم کردہ عظیم دینی درس گاہ "جامعہ رضویہ مظہرِ اسلام" فیصل آباد میں زیرِ تعلیم رہ کر دورۂ حدیث شریف کی تکمیل فرمائی[1]۔

اساتذۂ گرامی:

حضور صدر العلماء مفتی تحسین رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے وقت کے جن جلیل القدر علمائے اہلِ سنّت سے اِکتسابِ فیض کیا، ان میں سے چند ایک کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

(۱) صدر الشریعہ علّامہ امجد علی اعظمی

(۲) سرکارِ مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفی رضا خاں قادری

(۳) محدِّثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رضوی

---

(۱) دیکھیے: "سالنامہ تجلّیات رضا" صدر العلماء محدِّث بریلی نمبر، سیرت و سوانح حضرت صدر العلماء ص ۸۲۔ و "حیات صدر العلماء" ص ۳۰۔

(۴) علّامہ مولانا غلام جیلانی رضوی اعظمی

(۵) مولانا قاضی شمس الدین رضوی جعفری

(۶) مولانا غلام یاسین پُورنوی

(۷) مولانا سردار علی خاں

(۹) مفتیٔ اعظم پاکستان مفتی وقار الدین صاحب [1] رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

دورۂ حدیث شریف کے ہم سبق ساتھی علمائے کرام:

بقیۃ السلَف حضور مفتی تحسین رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن دنوں فیصل آباد (پاکستان) میں حضور محدّثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر، دورۂ حدیث شریف کی سعادت سے مشرّف ہو رہے تھے، ان دنوں آپ کے ہم سبق ساتھیوں میں سے چند ایک کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

(۱) جانشینِ محدّثِ اعظم صاحبزادہ قاضی فضل رسول حیدر رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (فیصل آباد، پاکستان)

(۲) حضرت علّامہ ابراہیم خوشتر صدیقی (بانی وسربراہ سنّی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل، ڈربن افریقہ)

(۳) حضرت مولانا سیّد مراتب علی شاہ (عارف والا ضلع ساہیوال، پاکستان)

(۴) حضرت مولانا شریف احمد رضوی (شیخ الحدیث مظہرِ اسلام، فیصل آباد، پاکستان)

(۵) حضرت مولانا مفتی محمد اسلم رضوی (دار الاِفتاء مظہرِ اسلام، فیصل آباد، پاکستان)

(۶) حضرت مولانا حفیظ الرحمن رضوی (ضلع جج مظفر آباد)

---

(۱) دیکھیے: "سالنامہ تجلّیات رضا" صدر العلماء محدّث بریلی نمبر، سیرت وسوانح حضرت صدر العلماء" ص۸۳۔ و "حیات صدر العلماء" ص۳۱۔

(۷) حضرت مولانا صاحبزادہ غلام جان ہزاروی [۱]

دینی خدمات:

حضور صدر العلماء کی بے پناہ دینی خدمات ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے زندگی بھر انتہائی مخلصانہ انداز سے درسِ قرآن، درسِ حدیث، اور تدریس واِفتاء کے ذریعے خدمتِ دین انجام دی، پچاس ۵۰ سال سے زائد عرصہ تک آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ شعبۂ تدریس سے وابستہ رہے، جس میں سے تقریبًا اٹھارہ ۱۸ سال تک "دار العلوم مظہرِ اسلام" بریلی شریف، اور سات ۷ سال تک "منظرِ اسلام" میں تدریسی خدمات انجام دیں، اس کے بعد ۱۹۸۲ء میں "جامعہ نوریہ رضویہ" بریلی شریف کا قیام عمل میں آیا، تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے خُلوص اور محنت و جانفشانی کو دیکھتے ہوئے، اس کی ذمّہ داری آپ کو سونپ دی گئی، جہاں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ تقریبًا تئیس ۲۳ سال تک بحیثیت شیخ الحدیث تشنگانِ علم کی سیرابی کا ساماں کرتے رہے۔

حضور تاج الشریعہ حضرت علّامہ مفتی اختر رضا خاں اَزہری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے "جامعۃ الرضا" بریلی کے نام سے اہلِ سنّت کی عظیم دینی درس گاہ قائم فرمائی، تو وہاں خدمتِ حدیث بجالانے کے لیے بھی، حضور صدر العلماء ہی کا انتخاب کیا گیا، چنانچہ آپ حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی دعوت پر "جامعۃ الرضا" بریلی تشریف لے آئے، اور وہاں تقریبًا دو سال تک قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی صدائیں بلند کرکے، طلباء کے قُلوب واَذہان کو عشقِ مصطفی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی چاشنی سے آشنا کرتے رہے [۲]۔

---

(۱) "سالنامہ تجلّیات رضا" صدر العلماء محدِّث بریلی نمبر، صدر العلماء کا اپنے اساتذۂ کرام سے اکتساب فیض، صـ۹۲۔

(۲) دیکھیے: "سالنامہ تجلّیاتِ رضا" صدر العلماء محدّث بریلی نمبر، سیرت وسوانح حضرت صدر العلماء صـ۸۳۔

روزمرہ کے معمولاتِ زندگی:

میرے مرشد کریم حضور صدر العلماء مفتی تحسین رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شب وروز انتہائی مصروفیت کے عالَم میں گزارتے، آپ کے معمولاتِ زندگی کا آغاز نماز فجر کی باجماعت ادائیگی سے ہوا کرتا، نماز ادا کرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اَوراد ووظائف میں مشغول ہوتے، بعد ازاں ناشتہ کرتے اور تدریس کے لیے میں مدرسہ روانہ ہوجاتے تھے۔

مدرسہ سے دوپہر کو واپس تشریف لاکر کھانا کھاتے اور کچھ دیر آرام فرمایا کرتے، اس کے بعد نمازِ ظہر ادا کرکے اپنے "مکتبۂ مشرق" پر تشریف رکھتے تھے، جہاں ہر وقت حاجتمندوں کی بھیڑ لگی رہتی، لوگ اپنے اپنے مسائل لے کر حاضر ہوتے، آپ سب کی بات توجہ اور نہایت خندہ پیشانی سے سنتے، اور اس کا مناسب حل تجویز فرمایا کرتے، جو سائلین تعویذات وغیرہ کے طلبگار ہوتے، انہیں فی سبیل اللہ تعویذ بنا کر دیتے، یہ سلسلہ یونہی رات نمازِ عشاء تک جاری رہتا، نمازِ عشاء کی ادائیگی کے بعد آپ کھانا تناوُل فرماتے اور اس کے بعد حسبِ عادت مطالعہ فرماتے، مطالعہ سے فراغت کے بعد آپ آرام فرمایا کرتے [1]۔

یادگارِ اَسلاف:

حضور صدر العلماء جس طرح اپنے آباء واَجداد کے سچے پکے اور صحیح جانشین تھے، اسی طرح اپنے اساتذۂ کرام کے بھی سچے وارث ونائب تھے، مثلاً آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضور مفتیٔ اَعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے علمِ شریعت بھی حاصل کیا اور علمِ طریقت بھی، اسی لیے زُہد ووَرع، سچائی

---

(۱) دیکھیے: "حیات صدر العلماء" صـ۴۳۔

وپاکدامنی، راست گوئی وبے باکی، تصلّب وتوکُّل، تمام چیزوں میں اپنے مرشِد ومُربّی کے نقش قدم پر چلتے رہے، لہذا اسارا عالَم آپ کو "مظہرِ مفتیٔ اعظم ہند" کے نام سے یاد کرتا ہے۔

اسی طرح آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے علمِ تفسیر حضور صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے حاصل کیا، حضور صدر الشریعہ کے تبحّرِ علمی کے کیا کہنے! انہوں نے آپ کو اس علم کے اَسرار ورُموز سے اس قدر آگاہ کر دیا، کہ انہیں "درس قرآن" کی صورت بیان کرتے کرتے حضور صدر العلماء رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو چودہ ۱۴ سال لگ گئے، جن بزرگوں سے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے علمِ حدیث حاصل کیا، ان کی نیابت کا حق ادا کرتے ہوئے پچیس ۲۵ سال تک باقاعدہ "درسِ حدیث" کے جواہر لُٹاتے رہے۔

حضور صدر العلماء فقہ واِفتاء میں سرکار مفتیٔ اعظم کے نمونہ تھے، تو علمِ حدیث میں محدّثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رضوی کے، علم وادب میں شیخ العلماء علّامہ غلام جیلانی اعظمی کے پیکر تھے، تو معقولات میں شمس العلماء قاضی شمس الدین رضوی جونپوری کے مظہرِ اتمّ، اور دیگر علوم وفنون میں اپنے دیگر مؤقر اساتذۂ کرام کی وہ عظیم تصویر تھے، جو اس زمانہ میں مفقود ہے(۱)۔

اندازِ تدریس:

حضور صدر العلماء، شیخ الحدیث، علّامہ مفتی تحسین رضا خاں رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ایک کامیاب مدرِّس تھے، آپ کا اندازِ تدریس وتفہیم بہت عمدہ تھا، انتہائی مختصر وقت میں درسی کتب کی اُلجھی گتھیوں کو منٹوں میں سلجھانے کا ملکہ رکھتے تھے، آپ کے اسی اندازِ تدریس سے متاثر ہوکر، اکثر

---

(۱) "سالنامہ تجلّیات رضا" صدر العلماء محدث بریلی نمبر، صدر العلماء یادگارِ سلَف، ص۳۲۰ ملتقطاً۔

طلباء آپ سے پڑھنے کی شدید خواہش رکھتے تھے، اور یہی وجہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تدریسی ذمہ داریوں میں وہ کتب بھی شامل کردی جاتیں، جنہیں پڑھانے کے آپ پابند نہیں تھے۔

شیخ الحدیث مفتی محمد صالح رضوی صاحب، حضور صدر العلماء مفتی تحسین رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اندازِ تدریس کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ "پاکستان سے واپس آنے کے بعد، حضور مفتیٔ اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "مظہرِ اسلام" میں تدریس کے لیے آپ (یعنی صدر العلماء) کا تقرر فرما لیا تھا، آپ نے وہاں مستقل مزاجی، اور بڑی لگن و مستعدی کے ساتھ پڑھانا شروع کردیا، طلبہ آپ کے طریقۂ تدریس سے بہت خوش ہوئے، رفتہ رفتہ آپ کے پاس طلبہ کی تعداد بڑھنے لگی، حُسنِ تفہیم سے طلبہ اور انتظامیہ دونوں اس قدر متاثر ہوئے، کہ ضابطۂ مدرسہ سے زیادہ کتابیں پڑھانے کے لیے آپ کو دے دی گئیں"[1]۔

چند معروف تلامذہ:

حضور صدر العلماء مفتی تحسین رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نصف صدی سے زائد عرصہ تک تدریسی فرائض انجام دیے، اس طویل عرصہ میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علم و حکمت اور فضل و کمال کے ہزاروں چراغ روشن فرمائے، یہ روشن چراغ ان کے وہ ہزاروں لائق فائق تلامذہ ہیں، جو آسمان علم کے روشن ستارے بن کر ایک عالَم کو منوّر کر رہے ہیں، ان میں سے کوئی مفتی ہے تو کوئی محقّق، کوئی شیخ الحدیث ہے تو کوئی مُدرِّس، کوئی مُناظر ہے تو کوئی مقرِر، اس مختصر سی تحریر میں سب کے اسمائے گرامی ذکر کرنا مشکل ہی نہیں، بلکہ تقریبًا ناممکن ہے، حضور صدر العلماء کے چند خاص اور معروف تلامذہ کے نام حسبِ ذیل ہیں:

---

(۱) "تجلّیات رضا" صدر العلماء محدِّث بریلی نمبر، صدر العلماء میدان علم و تدریس میں، ص ۱۲۰۔

(۱) حضور تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خاں قادری ازہری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

(۲) نواسۂ مفتئ اعظم ہند مولانا خالد علی خاں صاحب (مہتمم مظہرِ اسلام بریلی شریف)

(۳) حضرت مفتی محمد صالح صاحب (شیخ الحدیث جامعۃ الرضا بریلی شریف)

(۴) حضرت مولانا حنیف خاں رضوی (صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف)

(۵) علاّمہ مولانا محمد ہاشم نعیمی مرآدابادی (مدرِّس جامعہ نعیمیہ مرآداباد)

(۶) مُناظر اہلِ سنّت مفتی مطیع الرحمن رضوی (پُورنیہ، بہار)

(۷) مُناظر اہلِ سنّت مولانا محمد حسین رضوی (لوکھا بازار، بہار)

(۸) مُناظر اہلِ سنّت مولانا صغیر احمد صاحب جوکھنپوری (ناظم اعلیٰ جامعہ قادریہ بریلی شریف)

(۹) مفتی تطہیر احمد رضوی صاحب (دھونرہ، بریلی شریف)

(۱۰) مولانا محمد انور رضوی (مدرِّس دار العلوم منظرِ اسلام، بریلی شریف)

(۱۱) مولانا محمد یامین مرادآبادی (مدرِّس و مفتی جامعہ حمیدیہ، بنارس)

(۱۲) مولانا عبد السلام رضوی (مدرِّس جامعہ نوریہ رضویہ، بریلی شریف)

(۱۳) مفتی مجیب اشرف رضوی (دار العلوم امجدیہ، ناگپور)

(۱۴) مولانا صغیر اختر مصباحی (مدرِّس جامعہ نوریہ رضویہ، بریلی شریف) [۱]

بیعت و خلافت:

تحسینِ ملّت مفتی تحسین رضا خاں رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو ان کے والدِ گرامی، حضرت مولانا حسنین رضا خاں رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے عرسِ رضوی کے موقع پر، شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حضور مفتئ

(۱) دیکھیے: "سالنامہ تجلّیاتِ رضا" صدر العلماء محدّث بریلی نمبر، سیرت و سوانح حضرت صدر العلماء ص۸۴۔ و "حیات صدر العلماء" ص۳۳-۳۴۔

اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دستِ مبارک پر، ۱۹۴۳ء میں بیعت کروایا، اس وقت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر شریف صرف ۱۳ برس تھی، حضور مفتیٔ اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی وقت آپ کو خرقۂ اِجازت وخلافت بھی عطا فرمایا، اور آپ کے سر پر اپنا عمامہ شریف بھی باندھا، سیّد العلماء حضرت سیّد آلِ مصطفیٰ مارَہروی، مجاہدِ ملّت حضرت مولانا حبیب الرحمن رضوی، برہانِ ملّت حضرت مولانا برہان الحق جبلپوری، اور حافظِ ملّت حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدّث مرادآبادی ثم مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہم جیسے بڑے بڑے علماء ومشایخ نے بھی، آپ کی خرقہ پوشی فرمائی[1]۔

حضور مفتیٔ اعظم ہند کا صدر العلماء سے محبت وشفقت کا اظہار:

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حضور مفتیٔ اعظم ہند، مولانا مصطفیٰ رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضور صدر العلماء مفتی محمد تحسین رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے انتہائی محبت وشفقت کا اظہار فرماتے، وقتاً فوقتاً آپ کے بارے میں تعریف وتوصیف پر مبنی کلمات بھی ارشاد فرمائے، حضور مفتیٔ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کمال شفقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "صاحب (حضور صدر العلماء کے والد گرامی مولانا حسنین رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے جتنے لڑکے ہیں سبھی خوب ہیں، باصلاحیت وبالیاقت ہیں، مگر ان میں تحسین رضا کا جواب نہیں"[2]۔

---

(۱) دیکھیے: "سالنامہ تجلّیاتِ رضا" "صدر العلماء محدِّث بریلی نمبر، سیرت وسوانح حضرت صدر العلماء، ص۸۵۔

(۲) "حیات صدر العلماء" ص۳۶۔

ایک اَور موقع پر ارشاد فرمایا: "دو ۲ لوگ ایسے ہیں جن پر مجھے مکمل اعتماد اور بھروسہ ہے: ایک تحسین رضا، اور دوسرے اختر میاں (حضور تاج الشریعہ) رحمۃ اللہ علیہما" [۱]۔

ایک بار حضور مفتیٔ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رکشہ میں بیٹھ کر کہیں تشریف لے جا رہے تھے، ساتھ میں حضرت حبیب میاں صاحب بھی تھے، سرکار مفتیٔ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: "تحسین رضا گلِ سر سَبد ہیں"، پھر فرمایا: "جانتے ہو گلِ سر سَبد کیا ہے؟ باغباں پھولوں کی ٹوکری میں سب سے خوبصورت اور پسندیدہ پھول، سب سے اوپر رکھتا ہے، اس پھول کو گلِ سر سَبد کہتے ہیں"۔

سبحان اللہ! ذرا دیکھیے تو مفتیٔ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے چمن کے اس گلِ سر سَبد کی علمی لیاقت، اور اِطاعت و فرمانبرداری سے کتنے خوش نظر آتے ہیں! کتنی اپنائیت ہے ان جملوں میں، اور کتنا پیار ہے ان لفظوں میں! سرکار مفتیٔ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حضور صدر العلماء سے، یہ بے پناہ محبت و شفقت آپ کے عالم باعمل، اور صاحبِ تقویٰ وطہارت ہونے کی واضح دلیل ہے؛ کیونکہ جو لوگ حضور مفتیٔ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صحبت میں بیٹھنے کا شرف رکھتے ہیں، وہ اس بات کو خوب جانتے ہیں، کہ حضور مفتیٔ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صرف باعمل، نیکوکار اور پرہیز گار لوگوں سے ہی اتنے پیار و محبت کا اظہار فرماتے تھے [۲]۔

---

(۱) دیکھیے: "سالنامہ تجلّیاتِ رضا" صدر العلماء محدّث بریلی نمبر، سیرت و سوانح حضرت صدر العلماء، ص۸۳۔ و "حیات صدر العلماء" ص۳۶۔

(۲) "حیات صدر العلماء" ص۳۶۔

اجازتِ حدیث:

محدِّثِ بریلی حضور مفتی تحسین رضا خاں رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو جن بزرگ شخصیات سے اجازتِ حدیث حاصل ہے، ان میں (۱) حضور صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی، (۲) حضور مفتیِ اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں، (۳) اور محدّث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہم کے اسمائے گرامی خاص طَور پر قابلِ ذکر ہیں[۱]۔

صدر العلماء بحیثیت مرشد کامل:

بقیۃ السلَف حضور مفتی تحسین رضا خاں رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی شخصیت کا اگر روحانی پہلو سے جائزہ لیا جائے، تو بلا شک وشبہ آپ جامع شرائط ایک کامل مرشد ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنے مریدین اور تلامذہ کی روحانی واَخلاقی تربیت بھی فرماتے رہے، اپنے مریدین کی تربیت پر پوری توجہ دیتے ہوئے، انہیں حصولِ علم کی تلقین فرماتے رہے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا حُسنِ خُلق، منکسر المزاجی، اُسوۂ حسَنہ کی حتی المقدور پیروی، سنّتِ رسول پر سختی سے عمل، اور مسلک ومذہب پر استقامت مثالی تھا، آپ شریعت وطریقت دونوں کے زبردست عامل تھے، لہذا آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے مریدین اور تلامذہ (شاگردوں) میں بھی یہی رُوح پھونکی، اور راہِ سُلوک کی مَنازل طے کراتے وقت، انہیں ہمیشہ شریعت کے دامن سے وابستہ رہنے کی تلقین فرماتے رہے۔

---

(۱) دیکھیے: "حیات صدر العلماء" ص۳۶۔

آپ کے خلفاء:

خیر الاَذکیاء حضور مفتی تحسین رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جو خلفاء رُشد وہدایت کا فریضہ انجام دے رہے ہیں، ان میں سے چند مشہور کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:

(۱) نبیرۂ اعلیٰ حضرت مولانا قمر رضا خاں صاحب قادری

(۲) حضرت مفتی محمد صالح صاحب (شیخ الحدیث جامعۃ الرضا، بریلی شریف)

(۳) حضرت مولانا مفتی سیّد شاہد علی صاحب رضوی رامپوری

(۴) حضرت مولانا محمد حنیف خاں صاحب رضوی (مرتّب جامع الاحادیث)

(۵) مفتی تطہیر احمد رضوی صاحب (دھونرہ، بریلی شریف)

(۶) مولانا صغیر احمد صاحب جوکھنپوری (ناظم اعلیٰ جامعہ قادریہ رچھا بریلی شریف)

(۷) مولانا عبد السلام صاحب (مدرِّس جامعہ نوریہ رضویہ، بریلی شریف)

(۸) مولانا مشکور احمد صاحب

(۹) مولانا صغیر اختر مصباحی (مدرِّس جامعہ نوریہ رضویہ، بریلی شریف)

(۱۰) مولانا شکیل صاحب (مدرس جامعہ نوریہ رضویہ، بریلی شریف)

(۱۱) مولانا عزیز الرحمن صاحب (مدرِّس جامعہ نوریہ رضویہ، بریلی شریف)

(۱۲) مولانا رفیق احمد صاحب (مدرِّس جامعہ نوریہ رضویہ، بریلی شریف)

(۱۳) جانشین صدر العلماء حضرت مولانا محمد حسّان رضا خاں صاحب

(۱۴) فرزند ارجمند حضرت مولانا رضوان میاں صاحب

(۱۵) مولانا نور اللہ صاحب

(۱۶) قاری الطاف حسین صاحب

(۱۷)صوفی محمد عیسیٰ نوری صاحب

(۱۸) مولانا محمد اجمل رضا قادری صاحب[۱]

اَزواج واولاد:

صدر العلماء مفتی تحسین رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا عقدِ مسنون، جناب سعید اللہ خاں بریلوی صاحب کی دخترِ نیک اختر سے، پندرہ ۱۵ ذی القعدہ ۱۳۶۸ھ/۲۶ فروری ۱۹۶۷ء کو ہوا، جن سے اللہ رب العالمین نے آپ کو ایک بیٹی اور تین بیٹے عطا فرمائے، بیٹوں کے نام حسبِ ذیل ہیں:

(۱) صاحبزادہ حسّان رضا خاں رضوی

(۲) صاحبزادہ رضوان رضا خاں رضوی

(۳)صاحبزادہ صہیب رضا خاں رضوی[۲]

اَخلاقِ حسَنہ:

حضور صدر العلماء مفتی تحسین رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حسنِ اَخلاق کا پیکر تھے، کوئی عالم ہو یا طالب علم، چھوٹا ہو بڑا، سب سے انتہائی مُشفقانہ طور پر پیش آتے، آپ کے اَخلاقِ حسَنہ کے بارے میں ماہر رضویات حضرت سیّد وجاہت رسول قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تحریر فرمایا کہ "حضرت صدر العلماء–نوّر اللہ مرقدَہ- اَخلاقِ عالیہ کا مُرقّع تھے، اس ضمن میں اُسوۂ حسَنہ پر سختی سے کاربند تھے، خاندانی، علاقائی، مُعاشرتی اور سماجی طَور پر ہر دلعزیز تھے،

---

(۱) "حیات صدر العلماء" ص۳۹-۴۰۔

(۲) "حیات صدر العلماء" ص۱۷۔

اپنے بیگانے سبھی آپ کے حُسن خُلق، بزرگی، اور عظمتِ کردار سے آگاہ اور قائل تھے، طلباء پر نہایت مہربان اور باپ سے زیادہ شفیق تھے"[1]۔

تقویٰ و پرہیز گاری:

حضور صدر العلماء نہایت متقی و پرہیز گار اور متبعِ سنّت تھے، فقر، درویشی اور اِستغناء آپ کی شخصیت کی نمایاں خصوصیات تھیں، آپ کے زُہد و تقویٰ کا یہ عالَم تھا، کہ طلباء سے ذاتی خدمت ہرگز نہ لیتے، یہاں تک کہ اپنا بیگ وغیرہ بھی خود ہی اٹھا لیتے تھے، نابالغ طلباء کی کوئی چیز استعمال نہ فرماتے، دنیاوی مال و دَولت سے ہمیشہ بے رَغبت رہے، اور اپنی اولاد کو بھی اسی بات کی تعلیم و تربیت دی، اتنے بڑے گھرانے کا چشم و چراغ ہونے کے باوجود، کبھی اتنا مال و دَولت جمع نہ ہونے دیا، کہ زکات کی ادائیگی کی نَوبت آتی![2]۔

شفقت، محبّت اور سادگی:

مظہرِ مفتیٔ اعظم مفتی تحسین رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت، سادگی، خوش مزاجی، خندہ پیشانی، اور محبت و شفقت سے عبارت تھی، آپ دُور و نزدیک سے آنے والے عوام وخواص، علماء و مشایخ، مریدین، معتقدین اور تلامذہ پر خصوصی شفقت فرماتے، ان کے ساتھ محبت سے پیش آتے، آپ ایک مِلنسار شخصیت کے حامل عالِمِ دین تھے، جو ایک بار آپ سے ملاقات کا شرف پاتا، زندگی بھر اس کی حَلاوت محسوس کرتا۔

---

(۱) "سالنامہ تجلّیات رضا" "صدر العلماء محدِّث بریلی نمبر، صدر العلماء ایک ہمہ گیر شخصیت، ص۱۶۴۔

(۲) "سالنامہ تجلّیات رضا" "صدر العلماء محدّث بریلی نمبر، صدر العلماء ایک مرد حق آگاہ، ص۱۸۵۔

شعر وشاعری سے لگاؤ:

تحسینِ ملّت مفتی تحسین رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت کے متعدّد پہلو ہیں، اللہ رب العالمین نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت کو گوناگوں خوبیوں اور صفات سے متّصف فرمایا تھا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی انھی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ بھی تھی، کہ آپ مستند اور باعمل عالمِ دین ہونے کے ساتھ ساتھ، ایک اچھے اور باکمال شاعر بھی تھے، آپ نے بہت کم مگر بہت اچھی شاعری فرمائی، شاید تدریسی مصروفیات کی بناء پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اس میدان میں زیادہ طبع آزمائی کا موقع نہیں مل پایا، آپ کے اَشعار بلاغت، فصاحت اور سلاست کے آئینہ دار ہیں، آپ کا شعری مجموعہ "گلہائے بخشش" کے نام سے دستیاب ہے[1]۔

شعر وشاعری پر آپ کو کتنا عبور اور ملکہ حاصل تھا؟ اس بارے مولانا توحید احمد خاں رضوی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ "صدر العلماء کُہنہ مشق استاد ہونے کے ساتھ ساتھ، کُہنہ مشق شاعر بھی تھے، آپ (بطور شاعر) "تحسین "تخلص فرماتے تھے، شاعری آپ کو وراثت میں ملی تھی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جدّ اَمجد استادِ زَمن، حضرت علّامہ حسن رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، اَور ان کے برادرِ اکبر، حسّان الہند، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عظیم شاعر تھے، حضور صدر العلماء کی نعت گوئی کے آغاز کا پس منظر یہ ہے، کہ آپ کے مخلص دوست مبلّغ اسلام، حضرت مولانا ابراہیم خوشتر صدیقی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے، آپ سے ایک "طرحی مصرعہ" لکھنے کی فرمائش کی، آپ نے اس پر جو مَطلع لکھا تھا، وہ یہ ہے: ع

مدینہ سامنے ہے بس ابھی پہنچا میں دم بھر میں

---

(۱) صدر العلماء حضور مفتی تحسین رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ مختصر سا شعری مجموعہ "تحسینی فاؤنڈیشن" بریلی شریف سے مطبوع ہے، انٹرنیٹ پر اس کی پی ڈی ایف (PDF) بھی دستیاب ہے۔

تجسّس کروٹیں کیوں لے رہا ہے قلبِ مضطر میں!

یہ آپ کا پہلا شعر ہے، یہیں سے آپ کی شاعری کا آغاز ہو گیا، پھر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ وقتاً فوقتاً اَشعار کہتے رہے "[1] ع

جس کو کہتے ہیں قیامت، حشر جس کا نام ہے

در حقیقت تیرے دیوانوں کا جشنِ عام ہے![2]

سادات کا ادب واحترام اور عشقِ رسول:

عمدۃ الخلف، حضور صدر العلماء رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ساداتِ کرام کا انتہائی ادب واحترام فرماتے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ساداتِ کرام کے ادب واحترام کے حوالے سے کس قدر محتاط تھے؟ اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے، کہ ایک بار آپ کے ایک شاگرد جو سیّد زادے اور کم عمر تھے، انہوں نے سعادت سمجھتے ہوئے آپ کا سفری بیگ اٹھا لیا، حضرت صدر العلماء نے دیکھا تو فوراً ان کے ہاتھ سے نہ صرف اپنا بیگ لے لیا، بلکہ ان کا بیگ بھی خود اٹھا لیا، انہوں نے بہت اِصرار کیا، لیکن حضور صدر العلماء نہ مانے، شاگرد سیّد زادے نے عرض کی کہ یہ ایک معمولی سی خدمت ہے، آپ مجھے اس سعادت سے کیوں محروم رکھتے ہیں؟! اس پر خیر الاَذکیاء حضور مفتی تحسین رضا خاں رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ "پیارے صاحبزادے! اپنے ہاتھ سے اپنا کام کرنا ہمارے رحیم وکریم آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی سنّتِ مبارکہ ہے، لہذا میں اس سُنّت کا تارِک نہیں ہونا چاہتا، دوسرا یہ کہ آپ ساداتِ کرام کے خانوادے کے شہزادے

---

(۱) "گلہائے بخشش" ص۳-۵۔

(۲) "گلہائے بخشش" ص۱۱۔

ہیں، آج میں آپ سے اپنے سامان کا بوجھ اٹھواؤں، تو کل قیامت میں کس منہ سے حضور ﷺ کی شَفاعت کا طلبگار ہوں گا؟! اگر انہوں نے دریافت فرمالیا کہ تحسین رضا! تمہیں بوجھ اٹھوانے کے لیے میرا ہی شہزادہ ملا تھا! لو آج اپنے اعمال کا بوجھ خود اٹھاؤ! میرے پاس شَفاعت کے لیے کس منہ سے آئے ہو؟ تو میں کیا جواب دُوں گا!"۔

وہ سیّد زادے (علّامہ ڈاکٹر سیّد ارشاد احمد بخاری قادری، بنگلہ دیش) فرماتے ہیں کہ "میں نے حضور صدر العلماء رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی آنکھوں سے آنسو ٹپکتے ہوئے دیکھے تو لرز گیا، میں حیران تھا کہ ہندوستان کا اتنا بڑا عالم، جیّد شیخ الحدیث، اور یہ انکساری و تواضُع، اور وہ بھی ایک طالب علم کے ساتھ! حضور اکرم ﷺ کا ایسا عاشق کہ دُور دراز نسبت کا اس قدر پاس ولحاظ! میرا دل چاہا کہ میں ان کے قدم چوم لُوں، مگر مجھے پتہ تھا کہ جو اپنی دست بوسی کروانا بھی پسند نہیں کرتے، وہ بھلا پا بوسی (قدم چومنے) کی اجازت کیسے دیں گے! اور یہ میری خوش نصیبی ہے کہ سیّد عالَم ﷺ کے ایک عاشقِ صادق، اللہ تعالی کے ایک ولیٔ کامل، ایک جیّد عالمِ باعمل کی ہمنشینی، اوران کا رفیقِ سفر ہونے کی سعادت سے ضرور بَہرہ وَر ہوا ہوں"[1]۔

تبلیغی اَسفار:

مظہرِ مفتیٔ اعظم مفتی تحسین رضا خاں رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنی تدریسی مصروفیات کے باوجود، متعدّد تبلیغی سفر فرمائے، ہندوستان کے علاوہ جن بیرونی ممالک میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے تبلیغی دَورے کیے، ان میں پاکستان، زمبابوے، موراِبی، اور ماریشیس (Mauritius) وغیرہ خاص طَور پر قابل ذکر ہیں۔ ہندوستان میں کیے جانے والے تبلیغی اَسفار کا ذکر کرتے ہوئے

(۱) "تجلّیات رضا" صدر العلماء محدِّث بریلی نمبر، صدر العلماء ایک ہمہ گیر شخصیت، ص۱۶۶۔

آپ کے ہونہار شاگرد اور اساتذہ العلماء مفتی محمد حنیف خاں رضوی -دامت برکاتہ العالیہ- تحریر فرماتے ہیں کہ "سیّدی واستاذی حضور صدر العلماء، جہاں عمل وکردار کے بادشاہ تھے، وہیں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اُمّتِ مسلمہ کی رَہنمائی کے لیے ہندوستان کے دُور دراز علاقوں کا سفر فرمایا، بِہار کے بہت سے علاقہ اس بات کے گواہ ہیں، کہ حضور صدر العلماء جب وہاں نگر نگر اور بستی بستی دَورہ فرماتے، تو عوام وخواص کہتے، کہ حضور یہ وہ علاقے ہیں، جہاں بریلی شریف سے پچیس ۲۵/۳۰ سال پہلے، یا تو حضور مفتئ اعظم تشریف لائے تھے، یا پھر آپ نے قدم رنجہ فرمایا ہے، حضرت (مفتئ اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) کی اتّباع میں آپ نے بعض علاقوں کا اس ترقی یافتہ دَور میں بھی بیل گاڑی سے سفر فرمایا، اور بھٹکتے لوگوں کو اپنے دامنِ کرم میں پناہ دی"[1]۔

تصنیفات:

صدر العلماء حضور مفتی تحسین رضا خاں رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ زندگی بھر شعبہ تدریس سے وابستہ رہے، انتہائی تجربہ کار اور کُہنہ مشق استاد ہونے کے باوجود، تدریسی کتب کا مطالعہ اور اَسباق کی تیاری آپ کے معمولات میں تھی، اس کے علاوہ دُور ونزدیک سے آئے مریدین ومعتقدین سے ملاقات، مختلف دینی اجتماعات اور تقریبات میں شرکت کا سلسلہ بھی آپ کی مصروفیات کا ایک اہم حصہ تھا، انہی مصروفیات کی بناء پر حضور صدر العلماء رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو تصنیف کے لیے بالکل وقت میسّر نہیں آیا، البتہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا ایک مختصر سا شعری مجموعہ **"گلہائے بخشش"** کے نام سے دستیاب ہے، جسے **"تحسینی فاؤنڈیشن"** نے ۲۰۱۱ء میں طبع کروایا ہے۔

---

(۱) "تجلّیات رضا" صدر العلماء محدِّث بریلی نمبر، صدر العلماء ایک ہمہ جہت شخصیت، ص۱۸۰۔

وصال شریف:

دارالعلوم غوثیہ چندر پور مہار شٹر کے سالانہ جلسۂ دستار بندی میں شرکت کی غرض سے، حضور صدر العلماء مفتی تحسین رضا خاں رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ۲ اگست ۲۰۰۷ء کو بریلی شریف سے دہلی تشریف لائے، اور وہاں سے شام کو بذریعہ فلائٹ ناگپور پہنچے، حضرت مولانا محمد شریف خاں کے نورِ نظر، جناب مولانا مجتبیٰ خاں صاحب کے شدید اِصرار پر، رات ان کے ہاں ناگپور ہی میں قیام فرمایا، تین ۳ اگست بروز جمعہ ناگپور سے چندر پور کے لیے بذریعہ کار روانہ ہوئے، لیکن راستے میں آپ کی گاڑی پلٹ گئی، اور علوم وفنون کا یہ امام، مرتبۂ شہادت سے سرفراز ہوگیا۔

یہ حادثہ ۱۸ رجب المرجّب ۱۴۲۸ھ /۱۳ اگست ۲۰۰۷ء کو پیش آیا، آپ کے جسدِ مبارک کو بذریعہ ہوائی جہاز پہلے دہلی لایا گیا، پھر وہاں سے بذریعہ ایمبولینس (Ambulance) بریلی شریف پہنچایا گیا، اتوار کے روز نمازِ جنازہ ادا کی گئی، نمازِ جنازہ میں لاکھوں افراد نے شرکت کی، کہا جاتا ہے کہ حضور مفتیٔ اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے جنازے کے بعد، بریلی شریف کا یہ دوسرا بڑا جنازہ تھا ؏

زندہ ہوجاتے ہیں جو مرتے ہیں حق کے نام پر
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کردیا!

حرفِ آخر:

میرے مرشد گرامی، حضور صدر العلماء مفتی تحسین رضا خاں رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ انتہائی کریم النفس، شریف الطبع اور خوددار طبیعت کے مالک تھے، آپ علم وفضل کا ایک روشن مینار تھے، آپ نے اپنے اَخلاق حسنہ، سادگی، زُہد وتقویٰ، حِلم وبُردباری، اور اِتباعِ شریعت کے

گہرے نُقوش چھوڑے ہیں؛لہٰذا ان کے مریدین، معتقدین، محبین، تلامذہ اور عوام اہلِ سنّت کو چاہیے،کہ حضرت کی حیاتِ جاوداں سے سبق حاصل کریں،اُن کی سیرت کا مطالعہ کریں، اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کریں، اللہ رب العالمین حضور صدر العلماء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے، حضرت کے درجات بلند کرے، حضرت کے مزار پُر انوار پر اپنی کروڑہا رحمتیں نازل فرمائے،اور ہم سب کو ان کی تعلیمات پر عمل اور اُن کے مشن کو جاری و ساری رکھنے کی توفیق مرحمت فرمائے،آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ع

شُغلِ تحسینِ مشایخ ہو عطا یارب مجھے
میرے مرشد سیّدی تحسیں رضا کے واسطے!
مسلکِ احمد رضا پہ دائمًا مجھ کو چلا
حامئ دینِ متین تحسیں رضا کے واسطے!